فَسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

”تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے“ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

فتاویٰ یسئلونک

دارالافتاء والارشاد

الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

شمارہ 27 | جمعۃ المبارک 06 محرم الحرام 1441ھ 06 ستمبر 2019ء

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- **بالمشافہ**: سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہ جمع کروائیں۔
- **بذریعہ ویب سائٹ**: www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- **بذریعہ برقی مراسلہ**: ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- **بذریعہ واٹس ایپ**: 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

نوٹ: جوابات/فتاویٰ سوالات موصول ہونے کی ترتیب سے ارسال کیے جاتے ہیں۔

دارالافتاء والارشاد، الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ، فقہ اکیڈمی C-335 بلاک 1، گلستان جوہر، کراچی

سوال: سر میں جوئیں اگر زیادہ تعداد میں ہوں کہ ماری نہ جاسکتی ہوں تو کیا ان کو پانی میں بہانا درست ہے؟

جواب: جوؤں کو پانی میں بہانے میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔اسی طرح کسی کیمیکل یا شیمپو وغیرہ کے ذریعے سے ان کو مارنا بھی جائز ہے۔موذی جانور یا کیڑوں کے قتل میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: میری والدہ کو فالج ہوا ہے، اگر میں ان کی خدمت کے لیے جانا چاہوں تو کیا اس کے لیے خاوند کی اجازت ضروری ہے؟ جبکہ وہاں میرے دو بھائی، والد صاحب بھی موجود ہیں، بھابھی بھی ہیں۔لیکن ہم بیٹیاں بھی خدمت کرنا چاہتی ہیں، ایک بہن بھی مستقل آنا جانا کر رہی ہیں، میں بھی چاہ رہی ہوں کہ میں بھی خدمت کروں۔ابھی ایک مہینہ میں لگا آئی ہوں، مزید جانا چاہ رہی ہوں۔اب اگر شوہر اجازت نہ دے رہنے کے لیے جانے کی تو کیا میں جاسکتی ہوں؟

جواب: والدہ کی خدمت بڑی سعادت ہے۔لیکن صورت مسئولہ میں اس خدمت کے لیے گھر میں اور لوگ موجود ہیں، اس لیے شوہر کی اجازت کے بغیر میکے جانا جائز نہیں، لہٰذا اگلی بار اگر شوہر اجازت نہ دیں تو ان کی نافرمانی کا ارتکاب نہ کریں۔اپنی والدہ کی صحت کے لیے اللہ کے حضور دعائیں کرتی رہیں۔

(قوله أو لزيارة أبويها) سيأتي في باب النفقات عن الاختيار تقييده بما إذا لم يقدرا على إتيانها، وفي الفتح أنه الحق. قال: وإن لم يكونا كذلك ينبغي أن يأذن لها في زيارتهما في الحين بعد الحين على قدر متعارف، أما في كل جمعة فهو بعيد، فإن في كثرة الخروج فتح باب الفتنة خصوصا إن كانت شابة والرجل من ذوي الهيآت. (رد المحتار، كتاب النكاح، باب المهر)

سوال: تصویر بنانا اسلام میں حرام ہے۔لیکن سوال یہ ہے کہ آج کل موبائل میں کیمرہ ہوتا ہے جس سے لوگ اپنی تصاویر لیتے ہیں تو کیا یہ بھی حرام ہے؟

جواب: جاندار اشیاء کی تصویر کھینچنا چاہے وہ کیمرے کے ذریعے ہو یا موبائل کے ذریعے ہو حرام ہے۔

بخاری شریف میں ہے: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ (صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب عذاب المصورين...) ترجمہ: ”قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔“

وظاهر كلام النووي في شرح مسلم الإجماع على تحريم تصوير صورة الحيوان وأنه قال أصحابنا وغيرهم من العلماء تصوير صور الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر لأنه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور في الأحاديث يعني مثل ما في الصحيحين عنه صلى الله عليه وسلم (أشد الناس عذابا يوم القيامة المصورون يقال لهم أحيوا ما خلقتم)(البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب تغميض عينيه في الصلاة)

سوال: السلام علیکم! میرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی امتحان میں بعض سوالات میں نقل کر کے داخلہ حاصل کرلے اور سند بغیر نقل کے حاصل کرے اور پھر اسی سند کی بنیاد پر ملازمت حاصل کرے تو کیا اس کی آمدنی حلال ہوگی؟

جواب: امتحان میں نقل کرنا اور کروانا دونوں ناجائز ہیں البتہ اگر نوکری کے لیے مطلوبہ صلاحیت موجود ہو اور مفوضہ کام پورا کرتا ہو تو ایسی صورت میں نوکری کرنا اور تنخواہ وصول کرنا جائز ہے اور اس نوکری سے ملنے والی تنخواہ کا استعمال حلال ہے اور اگر مطلوبہ صلاحیت موجود نہیں بلکہ امتحان میں نقل کر کے سند یا جعلی ڈگری حاصل کر کے کام کی صلاحیت کو ظاہر کیا گیا ہے اور مفوضہ کام انجام دینے سے قاصر ہے، محض دفتر میں حاضری دے کر ناقص کام انجام دے کر تنخواہ وصول کرتا ہے تو تنخواہ حلال نہیں ہوگی۔

لما كانت المقاصد لا يُتوصّل إليها إلا بأسباب وطُرُق تُفضي إليها

كانت طرقها وأسبابها تابعةً لها مُعتبرة بها، فوسائل المحرمات والمعاصی فی کراهتها والمنع منها بحسب إفضائها إلى غاياتها وارتباطاتها بها، ووسائل الطاعات والقُرُبات فی محبتها والإذن فیهابحسب إفضائها إلى غاياتها ؛ فوسيلة المقصود تابعة للمقصود، وكلاهما مقصود، لكنه مقصودٌ قصدَ الغاياتِ، وهی مقصودة قصد الوسائل فإذا حرَّمَ الربُّ تعالى شيئًا وله طرق ووسائل تُفْضِی إليه فإنه يحرمها ويمنع منها، تحقيقًا لتحريمه، وتثبيتًا له، ومنعًا أن يقرب حِمَاه (اعلام الموقعين، فصل فی سد الذرائع)

سوال: ایک بندے کی رقم بینک میں ہے، جو کسی مسئلے کے تحت بلاک ہوگئی ہے، وہ واپس نہیں مل سکتی، بینک نے تقریبا سال بعد ایک اور صورت نکالی ہے، جو رقم ہے ہم اس کا آدھا آپ کو دلوا دیں گے، مگر اس کے لیے انشورنس پیپر آپ کو سائن کرنے ہوں گے انشورنس آپ کے نام ہوگیا، اس طرح آپ کو آدھی رقم مل جائے گی اور باقی آدھی رقم ہم انشورنس میں لگا کر اپنا ٹارگٹ پورا کریں گے تو سوال یہ ہے کہ میری رقم مجھے آدھی مل رہی ہے اور میں سائن بھی کر رہا ہوں مگر میں اس انشورنس کا کوئی فائدہ نہیں لے رہا۔ کیا میرا یہ اقدام درست ہے؟

جواب: اگر بینک میں رقم بلا جواز ضبط کی گئی ہے تو آپ کے لیے دیانۃً اس بات کی گنجائش ہے کہ انشورنس پیپر پر دستخط کرکے اپنی رقم وصول کرلیں، لیکن اس صورت میں بھی آپ کو محض اتنی رقم لینے کا اختیار ہوگا جتنی رقم روکی گئی ہے، اپنی رقم سے زائد وصول کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

. ومفاده أنه ليس للدائن أخذ الدراهم بدل الدنانير بلا إذن المديون ولا فعل حاكم، وقد صرح فی شرح تلخيص الجامع فی باب اليمين فی المساومة بأن له الأخذ وكذا فی حظر المجتبى، ولعله محمول على ما إذا لم يمكنه الرفع للحاكم، فإذا ظفر بمال مديونه له الأخذ ديانة بل له الأخذ من خلاف الجنس على ما نذكره قريبا. (رد المحتار، کتاب السرقة)

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ اگر ہم فجر کی نماز کے لیے مسجد پہنچیں اور دیکھیں کہ فجر کی فرض نماز ادا کی جا رہی ہے اور سنت اگر ادا کرنے لگیں تو عین ممکن ہے کہ فجر کی جماعت نکل جائے گی تو پہلے ہمیں سنتیں ادا کرنی چاہئیں یا فرض نماز اور سنت بعد میں پڑھنے چاہئیں؟ اسی طرح میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر فجر کے وقت آنکھ دیر سے کھلے اور نماز فجر کا وقت نکل چکا ہو تو پھر کیا طریقہ ہوگا فجر کی نماز ادا کرنے کا؟

جواب: اگر امید ہو کہ سنت ادا کرنے کی صورت میں جماعت کے ساتھ آخری قعدے میں شرکت کا موقع مل جائے گا تو سنتیں ادا کی جائیں، لیکن اگر فجر کی سنتیں پڑھنے پر فجر کی جماعت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو جماعت کے ساتھ فرض نماز ادا کر لی جائے، پھر طلوع آفتاب کے بعد زوال سے پہلے دو سنتیں پڑھ لے تو بہتر ہے۔ اگر نیند یا کسی اور عذر کی وجہ سے فجر کی نماز قضاء ہو جائے پھر طلوع آفتاب کے بعد زوال سے قبل قضا پڑھنے کا موقع ملے تو اس صورت میں فرض کے ساتھ سنت پڑھی جائے گی، لیکن اگر زوال کے بعد قضاء پڑھے تو محض فرض کی قضا پڑھے۔

فی الدر: (وإذا خاف فوت) ركعتی (الفجر لاشتغاله بسنتها تركها) لكون الجماعة أكمل (وإلا) بأن رجا إدراك ركعة فی ظاهر المذهب، وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالی تبعا للبحر. (رد المحتار، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة) وفی الرد: وقد اتفقوا على إدراكه بإدراك التشهد، فيأتی بالسنة اتفاقا كما أوضحه فی الشرنبلالية أيضا، وأقره فی شرح المنية وشرح نظم الكنز وحاشية الدرر لنوح أفندی وشرحها للشيخ إسماعيل ونحوه فی القهستانی وجزم به الشارح فی مواقيت الصلاة. (رد المحتار، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة)

(قوله ولا يقضيها إلا بطريق التبعية إلخ) أی لا يقضی سنة الفجر

إلا إذا فاتت مع الفجر فيقضيها تبعا لقضائه لو قبل الزوال؛ وما إذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالإجماع، لكراهة النفل بعد الصبح. وأما بعد طلوع الشمس فكذلك عندهما. وقال محمد: أحب إلى أن يقضيها إلى الزوال كما في الدرر. قيل هذا قريب من الاتفاق لأن قوله أحب إلى دليل على أنه لو لم يفعل لا لوم عليه. وقالا: لا يقضى، وإن قضى فلا بأس به، كذا في الخبازية؛ ومنهم من حقق الخلاف وقال الخلاف في أنه لو قضى كان نفلا مبتدأ أو سنة، كذا في العناية يعني نفلا عندهما سنة عنده كما ذكره في الكافي إسماعيل (قوله لقضاء فرضها) متعلق بالتبعية؛ وأشار بتقدير المضاف إلى أن التبعية في القضاء فقط، فليس المراد أنها تقضى بعده تبعا له بل تقضى قبله تبعا لقضائه. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة)

سوال: میری بہن کی جن صاحب سے شادی ہوئی ہے ان کی پہلے سے ایک بیٹی ہے، جو شادی شدہ ہے اور ان کے بچے بھی ہیں تو کیا ان کی بیٹی میرے لیے محرم ہوگی اور کیا میں ان کے لیے رشتے میں ماموں بنوں گا؟

جواب: صورت مسئولہ میں آپ کی بہن کے شوہر کی بیٹی کا آپ کی بہن کے ساتھ کوئی نسبی یا رضاعی رشتہ نہیں اس لیے آپ کی بہن کی سوتیلی بیٹی آپ کی محرم نہیں ہے۔

(قوله: وأما بنت زوجة أبيه أو ابنه فحلال) وكذا بنت ابنها بحر (رد المحتار، كتاب النكاح، فصل في المحرمات)

سوال: ایک عورت نو سال پہلے حج کے لیے گئی تھی اور وہ اپنا کفن وہاں سے دھو کر لائی تھی، اب نو سال بعد بھی وہ اس کفن کو اپنے لیے محفوظ رکھے ہوئے ہے کیا یہ ٹھیک ہے؟

جواب: زندگی میں اپنے لیے کفن تیار کرنا اور اس کو محفوظ رکھنا جائز ہے البتہ آب زم زم سے دھونے کو تبرک سمجھا جائے تو ٹھیک ہے، لیکن اس کو ذریعہ نجات سمجھنا درست نہیں۔

ويحفر قبرا لنفسه، وقيل يكره؛ والذي ينبغي أن لا يكره تهيئة نحو الكفن بخلاف القبر (الدر المختار، باب صلاة الجنازة)

سوال: ملازمت کے حصول کے لیے کوئی وظیفہ بتا دیجیے؟

جواب: "الله لطيف بعباده يرزق من يشاء" روزانہ فجر کی نماز کے بعد ستر مرتبہ پڑھیں، اللہ سے خوب دعائیں مانگیں، توبہ و استغفار کی کثرت کریں۔ اللہ اپنے فضل سے بہترین روزگار کا انتظام فرمائیں گے۔ (مستفاد از معارف القرآن، جلد۷، ص:۶۸۷)

ختم شد